ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۸ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۱۴۵	مورخہ ۶ جون سنہ ۱۹۳۳ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۱۱ صفر سنہ ۱۳۵۲ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۴ جون بعد نماز ظہر بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حرم اول۔ اور سیدہ ناصرہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ حضور کے ہمراہ ہیں۔ خدام میں سے شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری اور جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہمرکاب ہیں۔ حضور نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی جماعت کا امیر مقرر فرمایا۔

جناب خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے لاہور گئے ہیں۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے مناظرہ پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی محمد سلیم صاحب کو روانہ کیا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے محامد کے جامع تھے

(فرمودہ ۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء)

"انبیاء کے ماننے کے مختلف طریق ہیں۔ بعض ایسے اشخاص ہیں جو رویائے صادقہ کے ذریعہ ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض دلائل عقلی و نقلی کے ذریعہ۔ اور بعض پیغمبروں اور ماموروں کے اخلاق فاضلہ دیکھ کر۔ الغرض ایمان لانے کے مختلف طریق ہیں۔ مگر سب کو ایک ہی ترازو سے گزارنا بہت ہی مشکل ہے۔ بلکہ ہر ایک فرد بشر کے الگ الگ مذاق کی رعایت رکھنا ضروری ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایمان لانے والوں کی بھی الگ الگ حالتیں تھیں۔ بعض آپ کے جود و سخا دیکھ کر ہی ایمان لائے۔ اور بعض اور اور محامد و محاسن مشاہدہ کر کے چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے وجود پاک میں تمام انبیاء علیہم السلام کے محامد کے جامع تھے جس کے سبب سے آپ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہلائے۔ اس لئے آپ پر ایمان لانے والے بھی ہر ایک مختلف طور و طریق کو دیکھ کر آپ کے پیچھے ہولئے۔ چنانچہ ایک بادشاہ ثمامہ کو جب اسیر کیا گیا۔ اور اس کے رہا کر دینے کا حکم دیا گیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ پہلے آپ کا نام مبارک مجھے تمام ناموں سے زیادہ مذموم معلوم ہوتا تھا۔ مگر اب تمام ناموں سے زیادہ محمود و پیارا معلوم ہوتا ہے۔ اور اس شہر کو جس میں آپ رہتے ہیں میں حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتا تھا۔ مگر اب یہی محبوب ترین نظر آتا ہے۔ یہ کیا بات تھی جس نے اس شخص کو گرویدہ بنا لیا۔ یہ حضور علیہ السلام کی توجہ کا اثر تھا۔ توجہ میں بھی ایک قوت قدسیہ ہوتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات کو دیکھ کر سنکر تعجب آتا ہے کہ انہوں نے سرگرمی دیکھی اور نہ سرسبزی اور نہ عزت اور نہ آبرو۔ سب دنیوی فخر و ناز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر خاک میں ملا دیا۔ ہر ایک ذلت آپ کی فرمانبرداری میں۔ اور ہر ایک عزت آپ کی اطاعت ہی میں دیکھی۔ بھیڑ اور بکری کی طرح آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ذبح ہو گئے۔ کوئی کام کوئی مذہب دنیا میں ہے۔ جو بھی قربانی کی

اخبار احمدیہ

جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو اطلاع

از مہتمم سکرٹریان

تبلیغی جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی تبلیغی کارگزاری کی پندرہ روزہ رپورٹ ہر ماہ کی یکم و پندرہ تاریخ کو بالالتزام میرے نام روانہ فرمادیا کریں۔ جہاں انجمنیں نہیں ہیں۔ وہاں کے دوست خود ہی زبانی کارگزاری کی رپورٹ روانہ کیا کریں۔ اس قسم کی رپورٹوں سے ضلع ہذا کی تبلیغی کارگزاری کی مکمل رپورٹ مرتب ہوکر ناظر صاحب صیغہ دعوت و تبلیغ قادیان کی خدمت میں ہر ماہ انشاء اللہ بھیجی جایا کرے گی۔ جن جماعتوں سے رپورٹ موصول نہ ہوگی۔ ان کا ذکر بھی مجھے رپورٹ میں کرنا پڑے گا۔ اگر ان امور میں کسی مزید مشورہ یا ہدایت یا امداد کی ضرورت ہو۔ تو اطلاع آنے پر میں ہر طرح سے آسانی بہم پہنچانے کی انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ خاکسار مرزا محمد شریف بیگ۔ نائب مہتمم تبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

ضلع گوجرانوالہ کے لئے انسپکٹران تبلیغ کی ضرورت

مندرجہ ذیل مقامات پر انسپکٹران تبلیغ کے تقرر کی تجویز پیش ہے۔ براہ مہربانی خواندہ احباب جو خدمت دین کے لئے کچھ فرصت نکال سکیں۔ اپنے نام پیش کرکے ممنون فرمائیں۔ سکرٹریان جماعت ہائے ذیل بالخصوص اپنے نام و پتہ سے اطلاع دیں۔ جن مقامات پر سکرٹری نہ ہوں۔ وہاں جو دوست بھی ہو۔ وہ خود اطلاع دیں۔ ایسی اطلاعات ایک ہفتہ کے اندر آجانی چاہیئے۔ مقامات حسب ذیل ہیں:۔

گوجرانوالہ۔ بقاپور۔ تولیکے۔ اودے والی۔ وزیرآباد۔ گکاکولو۔ اکال گڑھ۔ حافظ آباد۔ پنڈی بھٹیاں۔

سابقہ وموجودہ انسپکٹران تحصیل بھی اپنے اپنے پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار مرزا محمد شریف بیگ۔ نائب مہتمم تبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

ویروال کی مسجد احمدیہ

۱۱۔ مئی کے الفضل میں جس مسجد احمدیہ کے تعمیر ہونے کا ذکر شائع ہوا ہے۔ وہ لالہ موسیٰ کے متصل اور موضع ویروال کے رقبہ میں ہے۔ چودھری عمر بخش صاحب جنہوں نے مسجد تعمیر کرائی ہے۔ اسی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ خاکسار محمد قاسم از لالہ موسیٰ

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور کے قواعد کے مطابق ہر سال نئے ممبر بنائے جاتے ہیں۔ اب چونکہ نیا سال شروع ہوگیا ہے۔ اس لئے بیرونی جماعتوں کے جو دوست ممبر بننا چاہیں۔ وہ خاکسار کو لکھ دیں۔ ان کو ہر ماہ ۲۵۔ ٹریکٹ پہنچ جایا کرینگے۔ چندہ ۶/ ماہوار مقرر ہے۔ جو بہرحال پیشگی آنا چاہیئے۔ بیرونی ممبروں کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی شرط نہیں جس کی پابندی انہیں کرنی پڑے۔ خاکسار محمد ابراہیم ناصر سکرٹری احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ۔ احمدیہ ہوسٹل۔ لاہور۔

فیروزپور میں احمدی نوجوانوں کا جلسہ

۱۴۔ ۱۵۔ مئی ۱۹۳۳ء جناب پیر اکبر علی صاحب وکیل کی کوٹھی پر جماعت فیروزپور کے نوجوان طلباء کا ایک جلسہ زیر اہتمام پیر صلاح الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں میاں احمد جان صاحب۔ بابو بشیر الحق صاحب۔ پیر صلاح الدین صاحب اور میاں محمد اقبال صاحب نے ایک کافی مجمع میں پُرجوش تقریریں کیں۔ صاحب صدر نے جو ایک غیر احمدی وکیل ہیں۔ نوجوانوں کے اس جوش کو دیکھتے ہوئے جو وہ اسلام کے متعلق رکھتے ہیں۔ بے حد خوشی کا اظہار کیا۔ اور ایسے جلسوں کے انعقاد کو مسلمانوں کے لئے از بس ضروری قرار دیا۔ دعا پر جلسہ انجام پذیر ہوا۔ خاکسار محمد علی از فیروزپور

اعلان نکاح

مسلمہ بیگم صاحبہ بنت شیخ مشتاق حسین صاحب گوجرانوالہ کا نکاح دو ہزار روپیہ مہر پر شیخ عبدالعزیز صاحب تاجر اوکاڑہ سے اور محمودہ سلطانہ بیگم صاحبہ بنت شیخ مشتاق حسین صاحب کا نکاح شیخ محمد حسن صاحب تاجر لائل پور سے دو ہزار روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۔ جون کو پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ محض احمدی ہونے کی وجہ سے مجھے ملازمت سے علیحدگی کا نوٹس مل چکا ہے۔ اپیل دائر ہے۔ میری کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار عطا محمد۔ از معزالدین پور ضلع انبالہ۔ ۲۔ چودھری نثار احمد صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار محمد ابراہیم از دنیس آباد چک نمبر ۳۱۔ ضلع شیخوپورہ ۳۔ احباب میری دینی و دنیوی مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد اشرف از کلکتہ۔ ۴۔ بندہ کو ملازمت سے تخفیف میں لایا گیا ہے۔ جس کی اپیل دائر کی گئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حسین۔ ۵۔ ملک شیر دل صاحب زمیندار چک $\frac{76}{10R}$ تحصیل خانیوال میں اکیلے مخلص احمدی ہیں۔ مخالفین نے سازش کرکے آپ پر ایک مقدمہ کھڑا کر رکھا ہے۔ احباب ان کی بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام نبی مدرس چک $\frac{77}{10R}$ ۶۔ میرا لڑکا سید ناصر احمد شاہ سلمہ اللہ تعالیٰ کئی روز سے بیمار ہے۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا رحم کردے۔ خاکسار سید ظہور احمد شاہ۔ سول ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ۔ ضلع گجرات۔

۷۔ عزیز محمد مجید کو تقریباً ۱۶۔ یوم سے کالی کھانسی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار شیخ محمد بشیر۔ از انبالہ ۸۔ میرا لڑکا سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبدالرحمٰن۔ احمد نگر۔

سپاس تعزیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ خاندان نبوت۔ اور ان تمام بہن بھائیوں کا تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے میری اہلیہ مرحومہ کی طویل علالت میں ہمدردانہ سلوک کیا۔ اور وفات پر ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ خاکسار اللہ بخش۔ قادیان

محترم حضرات حلقہ سیالکوٹ جموں۔ شیخوپورہ۔ گجرات۔ گجرانوالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۳۰۔ مئی ۱۹۳۳ء کے الفضل میں آپ صاحبان نے پڑھ لیا ہے۔ اور میری مطبوعہ چٹھی بھی منتخب شدہ تشخیص کنندگان کی خدمت میں پہنچ چکی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۷۔ مئی ۱۹۳۳ء کو دس احباب جائنٹ ناظر بیت المال مقرر فرما کر خود ہی ان کے حلقے تقسیم فرمائے۔ میں نے اپنے حلقہ کے ذمہ دار اصحاب کو تجویز کرکے ان کے ذمہ جماعتوں کے تشخیص بجٹ کا کام لگایا۔ جن احباب نے اس اعلان کے شائع ہونے تک اپنے بجٹ مکمل تشخیص کرکے نہیں بھیجے۔ وہ اس کے دیکھتے ہی اس ذمہ واری کو پورا پورا صحیح طور پر پانچ روز کے اندر بغیر کسی نقص یا کمی کے معہ بقایا سال گزشتہ درج کرکے میرے نام ارسال فرمائیں۔ سر صفحہ بجٹ فارم پر اس جماعت کا مکمل پتہ درج ہو۔ اور نیچے مقامی عہدہ دار اور تشخیص کنندہ کے دستخط ضرور ہوں۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت تک بجٹ تشخیص جن جماعتوں کے نہ ہوئے ہوں۔ اور کچھ توقف اور بھی ہو۔ اور ان صاحبوں کی طرف سے مجھے اطلاع بھی نہ آئی۔ تو پھر مجبوراً میں ان ذمہ دار اصحاب کی فہرست جو اکثر مقامی عہدہ دار اور نمائندگان صاحبان ہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرونگا۔

اب اس اعلان کے ذریعہ سے مقامی عہدہ داران اور انتخاب شدہ ذمہ واران تشخیص بجٹ ۳۴-۱۹۳۳ء کو مطلع کرکے پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ جس قدر جلد ممکن ہو صحیح تشخیص سے بجٹ مکمل کرکے ارسال فرمائیں۔ ذیل کے امور کو بوقت تشخیص مدنظر رکھیں (۱) ہر فرد چندہ دہندہ کی ہر قسم کی آمدنی درج ہو۔ کوئی نادہند ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ خواہ بیکار۔ بیمار۔ غریب ہاں اس کے نام کے سامنے خانہ کیفیت میں اسکی حالت درج کی جائے۔ مگر آمدنی اور چندہ شمار کرکے پورا لکھا جائے (۲) شرح موصی کی آمدنی کے مطابق اس کا حصہ آمد جتنے حصہ کی وصیت ہے۔ لکھا جائے۔ (۳) بقایا سال گزشتہ سب کا درج ہو۔ اگر کوئی خاص بات ہو۔ تو خانہ کیفیت میں درج کی جائے۔ مگر مذکورہ امور درج کرنے سے خانہ خالی ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ والسلام سید محمد اسحٰق۔ جائنٹ ناظر بیت المال۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۴۵ | قادیان دار الامان مورخہ ۶ جون ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

ہر مسجد میں ہر مسلمان کو عبادت کرنے کا حق ہے

اسوہ رسول کریمؐ کے خلاف مسلمانوں کا افسوسناک طریق عمل

مساجد میں عبادت سے روکنے والے مسلمان

مسلمانوں کی کیا ہی عبرت ناک اور قابل افسوس حالت ہے کہ ایک طرف تو وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مصداق بنے ہوئے ہیں۔ کہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ یعنی ایک زمانہ مسلمانوں پر ایسا آئے گا۔ جبکہ ان کی مسجدیں ویران ہوجائیں گی۔ کوئی ان میں نماز پڑھنے والا نہ ہوگا۔ اور دوسری طرف آئے دن ان میں اس قسم کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں عقیدہ کے مسلمانوں کو دوسرے عقیدہ کے مسلمانوں کی مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور جہاں جس فریق کی کثرت ہوتی ہے۔ وہاں دوسرے فریق کو بزور نماز پڑھنے سے روک دیا جاتا ہے۔

شیعہ سُنیوں کا جھگڑا

اسی قسم کا جھگڑا کچھ عرصہ سے پنڈ دادن خاں ضلع جہلم کے شیعوں اور سُنیوں میں چلا آرہا تھا۔ وہاں کی ایک مسجد پر سُنیوں نے قبضہ جما کر یہ اعلان کر رکھا تھا۔ کہ کسی شیعہ کو اس میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اور اس اعلان کی جبر کے ساتھ تعمیل کرائی جاتی تھی۔ کئی بار جھگڑا فساد ہوا۔ اور مقابازی تک نوبت پہنچی۔

عدالت تک نوبت

آخر شیعوں نے سب جج جہلم کی عدالت میں درخواست دی کہ انہیں اس مسجد میں نماز پڑھنے کا حق دلایا جائے۔ سب جج نے شیعوں کا حق تسلیم کرتے ہوئے انہیں متنازعہ مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ لیکن جب سنیوں نے عدالت سشن میں اس کے خلاف درخواست دی۔ تو سشن جج نے شیعوں کا نماز پڑھنے کا حق تو تسلیم کیا۔ لیکن یہ فیصلہ کیا۔ کہ شیعہ سُنیوں کی آپس کی کشیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے شیعوں کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

غیر معقول فیصلہ

ظاہر ہے۔ کہ یہ فیصلہ نہایت کمزور اور معقولیت کے خلاف تھا۔ جب کسی کو ایک بات کا قانوناً حق حاصل ہو۔ تو تقاضائے عدل وانصاف یہ ہے۔ کہ حق غصب کرنے والے سے اسے حق دلایا جائے۔ نہ یہ کہ اس کی کمزوری اور غاصب کی طاقت کی بناء پر اسے اپنے حق سے محروم کر دیا جائے۔ مگر سشن کورٹ نے اسی قسم کا فیصلہ صادر کیا۔

ہائی کورٹ پنجاب کا فیصلہ

اس کے خلاف شیعوں نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ جس کی سماعت ڈویژنل بنچ مشتمل بر آنریبل جسٹس جے لال۔ اور آنریبل جسٹس عبدالرشید نے کی۔ اور شیعوں کی اپیل منظور کرتے ہوئے فاضل ججان ہائی کورٹ نے یہ فیصلہ دیا۔ کہ ہر مسلمان ہر ایک مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے۔

شرم کا مقام

اس مبنی بر حق وانصاف فیصلہ کے بعد نہ صرف پنڈ دادنخان کے ان لوگوں کو جو دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کو خدا کے گھر میں خدا کی عبادت کرنے سے روکتے تھے۔ جرأت نہیں ہوسکیگی۔ کہ وہ اب بھی انہیں روکیں۔ بلکہ دوسرے مقامات پر جہاں اس قسم کی روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو بھی معلوم ہو جائیگا کہ ان کا یہ طریق مروجہ قانون کے نزدیک بھی ناجائز ہے۔ اور وہ ایسا کرتے ہوئے جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ مگر کس قدر شرم اور ندامت کا مقام ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو اسلام کے ایک نہایت اہم امر کے متعلق ہائی کورٹ کے ججوں سے فیصلہ کرانا پڑا۔ اور اب اس کی خلاف ورزی کی ان میں جرأت نہ ہوگی۔ لیکن بانئ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کو انہوں نے بالکل نظر انداز کر دیا۔ اور اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔

نجران کے عیسائی اور مسجد نبوی

کونسا مسلمان ہے۔ جو یہ نہیں جانتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کے اس وفد کو جو آپ کے دعوئے رسالت کے انکار کے لئے آیا۔ اور جسے آپ نے مباہلہ کی دعوت دی۔ اسے آپ نے نہ صرف مسجد نبوی میں ٹھیرایا اس مسجد میں جس کی شان تمام دُنیا کی مساجد سے اعلےٰ وارفع ہے بلکہ جب ان کی عبادت کا وقت آیا۔ تو آپؐ نے مسجد میں ہی ان لوگوں کو عبادت کی دعوت دی۔ اور انہوں نے اپنے طریق پر عبادت کی۔

مسجد میں غیر مسلم بھی عبادت کرسکتا ہے

اس سے یہ بات واضح ہے۔ کہ مسجد میں مسلمان کہلانے والوں کا عبادت کرنا تو الگ رہا۔ غیر مذاہب والوں کو بھی ضرورت کے وقت اپنے رنگ میں عبادت کرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ اور اس سے مسجد کی تقدیس واحترام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اب جو لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے دوسرے مسلمانوں کو اختلاف عقائد کی وجہ سے کسی مسجد میں اسلامی طریق کے مطابق عبادت کرنے سے روکتے ہیں۔ اور اس بارے میں تشدد وسختی کرکے عدالتوں میں مقدمہ بازی تک نوبت پہنچا دیتے ہیں۔ غور کریں۔ کہ ان کا یہ طریق عمل کہاں تک اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے مطابق ہے۔

مسلمانوں اور عیسائیوں کے عقائد میں فرق

مسلمان کہلانے والا کوئی فرقہ دوسرے فرقہ سے عقائد میں خواہ کتنا بھی اختلاف رکھتا ہو۔ اس کے اختلاف کی وہ نوعیت قطعاً نہیں ہوسکتی۔ جو مسلمانوں اور عیسائیوں کے اختلاف عقائد کی ہے۔ عیسائیوں کے متعلق تو خود خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً۔ لقد جئتم شیئاً ادا۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدا۔ ان دعوا للرحمٰن ولداً۔ یعنی وہ کہتے ہیں۔ کہ رحمٰن نے بیٹا بنا لیا۔ یہ نہایت ہی بُری بات کہتے ہیں۔ اتنی بُری کہ قریب ہے۔ اس کی وجہ سے آسمان پھٹ پڑے۔ زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

آج کل کے مسلمان

یہ عقیدہ رکھنے والے اور اس پر یہاں تک اصرار کرنے والے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہ ارشاد فرمانے کے بعد کہ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل اٰدم خلقہ من تراب

ثم قال لہ کن فیکون - حکم دیا - فمن حاجك فیہ من بعد ما جاءك من العلم - فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین

کہ جواب بھی اس بارے میں جھگڑا کریں - ان سے کہو - آؤ مباہلہ کر لو - ان کو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مسجد میں جگہ دیتے ہیں - اور انہیں اپنے اسی عقیدہ کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت فرماتے ہیں - لیکن آپ کی امت کہلانے والے - آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا دم بھرنے والے دوسرے مسلمانوں کو جو انہی کی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کہلاتے - اور آپ کی اطاعت میں دین و دنیا کی کامیابی سمجھتے ہیں مسجد کے قریب نہیں پھٹکنے دیتے - مسجد میں عبادت الٰہی کے لئے داخل ہونے والوں کو مارتے پیٹتے ہیں مسجدوں کے دروازوں پر اس قسم کے اعلان لگا دیتے - بلکہ پتھر پر کندہ کرا دیتے ہیں کہ ان میں سوائے فلاں فرقہ کے مسلمانوں کے اور کسی کو عبادت کرنے کی اجازت نہیں ہے ::

اس سے سوائے اس کے اور کیا سمجھا جا سکتا ہے - کہ ایسے لوگ اسلام کی تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ سے بالکل بیگانہ ہو چکے ہیں - انہوں نے اپنی نفسانی خواہشات کا نام دین رکھ لیا ہے - اور ان کی خاطر وہ ناجائز سے ناجائز اور اسلام کے صریح خلاف افعال کا ارتکاب کرتے ہوئے بھی ذرا نہیں شرماتے -

مسجد نبوی اور ایک بدوی

ایسے لوگ ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر غور کریں - کیا انہیں اس سید ولد آدم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور رحمۃ للعلمین کی امت کہلانے کا حق حاصل ہے - جس نے ایک بدوی پر اپنے غلاموں کو اس وقت اظہار غصہ سے روکدیا جبکہ بدوی اپنی کم عقلی اور نادانی کے باعث مسجد نبوی میں پیشاب کر رہا تھا - اللہ اللہ خدا کا وہ رسول جو تمام انبیاء سے بڑھ کر شان رکھتا ہے - جسے خدا تعالےٰ کے قرب کا وہ مرتبہ حاصل ہوا - جو نہ پہلے کسی کو ملا - اور نہ آئندہ مل سکتا ہے وہ تو ایک بدوی کو مسجد میں پیشاب کر دینے پر ڈانٹنے والوں کو بھی منع کرتا ہے - اور اتنی اجازت نہیں دیتا - کہ اس حرکت شنیعہ پر بھی بدوی پر کسی قسم کی سختی کی جائے - لیکن آج اسکی امت کہلانے والوں - اسکی پیروی کا دم بھرنے والوں - اور اپنے آپ کو اس کے عاشق ظاہر کرنے والوں کی یہ حالت ہے - کہ وہ دوسرے مسلمانوں کو مسجد میں عبادت کرنے سے روکتے مارتے اور پیٹتے ہیں - پھر اس پر فخر کرتے ہیں - اس سے بڑھ کر انکی اسلام سے بیگانگی کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے -

جماعت احمدیہ کا طریق عمل

اس سلسلہ میں ہم دعوے کے ساتھ کہہ سکتے ہیں - کہ جماعت احمدیہ ہی اس وقت دنیا میں ایسی جماعت ہے - جو اپنی مساجد میں ہر عقیدہ کے لوگوں کو عبادت کرنے کی کھلی اجازت دیتی ہے حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ریاست بہاولپور اور ہندو

بے چینی اور شورش کی وجہ

ریاست بہاولپور ایک شاندار مسلمان ریاست ہے - اور اسکی سابقہ روایات نہایت اعلےٰ ہیں - لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے - کچھ عرصے اس کے انتظامات میں بعض ایسے افراد کو دخل حاصل ہو چکا ہے - جو بجائے اس کے کہ ریاست کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں - جس کے لئے کئی ایک ذرائع اختیار کرنے کے بہت عمدہ مواقع ہیں - اور رعایا میں اطمینان اور خوشحالی پیدا کر کے وابستہ ریاست کے متعلق اخلاص و عقیدت کے جذبات کو بڑھائیں - کوئی نہ کوئی ایسا فتنہ کھڑا رکھتے ہیں - جس کی وجہ سے ریاست میں شورش اور بے چینی پیدا ہوتی رہے - چنانچہ کچھ عرصہ سے ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں جن کے باعث اندرون اور بیرون ریاست کے ہندو شور مچانے پر مجبور ہو رہے ہیں - اور اگرچہ ریاست کے ہندو والیٔ ریاست کے متعلق مخلصانہ جذبات کا اظہار کر رہے ہیں - اور ان کے بے حد مداح ہیں - لیکن بعض اعلےٰ انتظامی افسروں کے خلاف سخت شکایات پیش کر رہے ہیں - ان حالات میں خطرہ پیدا ہو گیا ہے - کہ بیرون ریاست کے ہندو ریاست کو نقصان پہونچانے کی ہر ممکن کوشش کرنے سے باز نہ رہیں گے - چنانچہ ہندوؤں کے سرکردہ لیڈر اس کے لئے سر توڑ جد و جہد کر رہے ہیں ::

ہندوؤں کی ایک بہت بڑی شکایت

دیگر باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے جو ہندوؤں کے نزدیک وجہ شکایت ہیں - ایک نہایت ہی قابل اعتراض بات یہ ہے - کہ ریاست کے وزیر اعظم نے ساری ریاست کے لئے دیا سلائی اور مٹی کے تیل کی درآمد اور فروخت کا ٹھیکہ ایک سندھی فرم کو بلا شرکت غیرے دے دیا ہے - جس کا مطلب یہ ہے - کہ تمام ریاست میں اس فرم کے سوا نہ کوئی دیا سلائی اور مٹی کا تیل منگا سکتا ہے - اور نہ فروخت کر سکتا ہے - سب لوگوں کے لئے اس فرم سے ہی یہ اشیاء خریدنی لازم ہیں - ایسی صورت میں وہ جس قدر چاہے گی - گراں قیمت پر فروخت کریگی - اور جس طرح چاہیگی - ریاست کے لوگوں کو لوٹے گی ::

ہندوؤں کی تائید

یہ طریق عمل نہ صرف رعایا کے لئے سخت نقصان رساں ہے بلکہ خود ریاست کے لئے بھی نفع بخش نہیں ہے - اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں - کہ اس کے خلاف ہندوؤں نے جو آواز اٹھائی ہے - اس کی پوری طرح تائید کریں - اگر آج دیا سلائی - اور مٹی کے تیل کے اس ٹھیکہ کو برداشت کر لیا گیا - تو آئندہ دیگر ضروریات زندگی کے متعلق بھی ایسا ہی کیا جائے گا - اور اس طرح نہ صرف ریاست کی تجارت کو تباہ کر دیا جائے گا - بلکہ ریاستی رعایا کے لئے زندگی بسر کرنا ناممکن بنا دیا جائے گا -

مسلمانوں کا نقصان

پھر اس وجہ سے ہندو تاجروں کو ہی نقصان نہیں پہونچتا - بلکہ مسلمانوں میں سے جو لوگ تھوڑی بہت تجارت کرتے ہیں - ان کا بھی نقصان ہے - بلکہ ہندوؤں سے زیادہ ہے - وجہ یہ کہ ہندو ایک مالدار قوم ہے - اس کے ہاتھ میں بڑی بڑی تجارتیں ہیں - اور اگر کسی ایک پہلو سے تجارت میں روک پیدا ہو - تو اس کے لئے اور بیسیوں رستے کھلے ہیں - لیکن مسلمان بیچارے چونکہ عام طور پر کافی سرمایہ نہیں رکھتے - اس لئے اگر تجارت کی طرف متوجہ بھی ہوتے ہیں - تو چھوٹی چھوٹی چیزیں فروخت کر کے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں - اور چھوٹی چیزوں میں مٹی کا تیل اور دیا سلائی کو خاص اہمیت حاصل ہے - کیونکہ یہ چھوٹی سے چھوٹی اور غریب سے غریب بستی میں بھی فروخت ہوتی ہیں - اور ہر گھر میں ان کی ضرورت ہوتی ہے پس چونکہ ان کا اجارہ کسی فرم کو دے دینے میں نہ صرف ہندو تاجروں کا نقصان ہے - بلکہ مسلمان تجارت پیشہ کا زیادہ نقصان ہے - اس لئے ضرورت ہے - کہ اس کے خلاف پُر زور آواز اٹھائی جائے - اور ریاست پر واضح کر دیا جائے - کہ وہ اس طریق کو ہرگز جاری نہ رہنے دے ::

ریاست کے دوست نما دشمن

ہندو قوم چونکہ اصول تجارت سے اچھی طرح واقف ہے - اس لئے ریاستی ہندوؤں نے اس ٹھیکہ کے خلاف پُر زور آواز اٹھائی ہے - اور چونکہ ہم اس میں ریاست بہاولپور اور اسکی مسلمان ریاست کی بھی بہتری سمجھتے ہیں - اس لئے ہمیں اس بارے میں ہندوؤں کے ساتھ پوری ہمدردی ہے اس کا یہ مطلب نہیں - کہ ہم ریاست کے خلاف ہیں - ہمارے نزدیک اسکی ذمہ داری ریاست پر نہیں - بلکہ بعض ان افراد پر ہے جو ریاست کو دوستی کے پردہ میں سخت نقصان پہونچا رہے ہیں - اور جن کی کوشش یہ رہا ہے - کہ ریاست کسی نہ کسی الجھن میں پھنسی رہے - تاکہ وہ اپنی خدمات کی فہرست ظاہر کرتے رہیں ::

بعض ہندو اخبارات کے خلاف پروٹسٹ

اس موقعہ پر ہم یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے - کہ بعض ہندو اخبارات ان شکایات کی بناء پر جو ہندوؤں کے پیش نظر ہیں ریاست کے خلاف نہایت نازیبا اور غیر معقول طریق سے لکھتے رہتے ہیں - حالانکہ ان شکایات میں والیٔ بہاولپور کا کوئی دخل نہیں - بلکہ یہ سب کچھ بعض انتظامی افراد کا کیا کرایا ہے - جہاں تک ہمیں معلوم ہے - نواب صاحب بہادر بہاولپور اپنی رعایا کے سود و بہبود کا خاص خیال رکھنے والے حکمران ہیں - اور اختلاف مذہب کی وجہ سے رعایا کے کسی حصہ کو مبتلائے مشکلات و مصائب کرنا آئین حکمرانی کے خلاف سمجھتے ہیں - پس یہ قطعاً جائز نہیں - کہ ہندو اخبارات ریاست بہاولپور کے متعلق ہندو مسلم سوال

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲۷ مئی ۱۹۳۳ء بعد نماز عصر

حضرت مسیح موعودؑ کا یوم وصال

مولوی ظہور الدین صاحب مشنری نے عرض کیا ۲۶ مئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہے۔ اس دن آپ کی یاد تازہ کرنے کے لئے احمدی جماعتیں جلسے کیا کریں؟

حضور نے فرمایا۔ اس طرح رسوم بن جاتی ہیں۔ اور اصل حقیقت پوشیدہ ہو جاتی ہے۔ لوگ ایک رسم بنا لیتے ہیں۔ اور اصل بات تک ان کی نظر نہیں پہنچتی۔ باقی رہا یاد تازہ کرنا۔ سو جسے جس سے سچی محبت ہو۔ اس کا نام سنتے۔ یا زبان پر آتے ہی اس کا دل رقت سے بھر جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو کوئی دن منانے کی کیا ضرورت ہے۔ ایک سچے مومن کا دل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام سنتے ہی کسطرح محبت سے بھر جاتا ہے لیکن جنہوں نے یادگاریں قائم کیں۔ ان کی یادگاریں محض رسوم بن کر رہ گئیں دن مقرر کرکے یاد تازہ کرنا تو ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ افیم کھا کر کوئی سرور حاصل کرنا چاہے۔ اسے سچی محبت نہیں کہا جا سکتا۔ سچی محبت کا تو وہ نمونہ ہے۔ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے دکھایا آپ ایک دفعہ میدے کی روٹی کھا رہی تھیں۔ اور ساتھ ساتھ روتی بھی جاتی تھیں۔ کسی نے کہا۔ اس وقت رونے کی کیا وجہ ہے تو انہوں نے فرمایا۔ مجھے میدے کی روٹی دیکھ کر وہ وقت یاد آگیا ہے۔ جبکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو روٹی پکا کر دی جاتی تھی۔ اس وقت غلہ پیسنے کی چکی وغیرہ نہ ہوتی تھی۔ یوں ہی کوٹ کاٹ کر روٹی پکالی جاتی تھی۔ اب جس وقت میں میدے کی روٹی کھا رہی ہوں۔ مجھے وہ وقت یاد آکر رولا رہا ہے۔ کہ ایسی روٹی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیوں نہ کھلائی جاتی؟

پس اگر سچا اخلاص اور سچی محبت دل میں ہو۔ تو انسان ہر وقت یاد کرتا ہے۔ اور جس وقت اپنے محبوب کا ذکر سنتا ہے۔ اس کا قلب محبت سے بھر جاتا ہے۔

عرض کیا گیا۔ ساری طبائع ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ اگر سست اور زود فراموش طبائع کے لئے ایسی یادگار منائی جائے۔ جس میں بکثرت ذکر کیا جائے۔ تو کیا حرج ہے

فرمایا۔ اعلیٰ درجہ کی طبائع کو چھوٹے درجہ کی طبائع کے لئے کیوں قربان کیا جائے۔ ایسی طبائع کو سچی محبت پیدا کرنی چاہیئے اور سچی محبت سال میں ایک آدھ دفعہ یادگار منانے سے پیدا نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کے لئے مجاہدہ اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔

صحابہ کرام اور رسول کریمؐ کا مقبرہ

مولوی مصباح الدین صاحب نے عرض کیا۔

کیا صحابہ کرام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقبرہ پر جایا کرتے تھے

فرمایا۔ اس کے متعلق کوئی خاص حوالہ تو مجھے یاد نہیں۔ البتہ یہ ثابت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود قبروں پر جاتے تھے۔ اور جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قبرستان میں جاتے تھے۔ تو صحابہ بھی آپ کے مقبرہ پر جاتے ہوں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روائت ہے۔ کہ ایک دن آپ کی باری میرے ہاں تھی۔ رات کو اٹھ کر جو میں نے آپ کو دیکھا۔ تو نہ پایا۔ اس پر میں نے تلاش کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ آپ قبرستان میں تشریف لے گئے تھے۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ کو کوئی مخلص صحابی جو فوت ہو چکا ہو گا۔ یاد آیا ہو گا۔ اور آپ قبرستان میں تشریف لے گئے۔ تو قبرستان میں جانا۔ اور دعا کرنا مسنون طریق ہے

بہشتی مقبرہ کی غرض

اسی سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کی وحی کے ماتحت مقبرہ بہشتی قائم کرکے اسکی غرض یہ بیان فرمائی ہے۔ کہ "خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنے جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"

(رسالہ الوصیت صہ۲۳)

ان الفاظ میں یہ ضروری قرار دیا گیا ہے کہ نہ صرف موجودہ لوگ بلکہ آئندہ کی نسلیں بھی ہمیشہ بہشتی مقبرہ میں جائیں۔ اور وہاں کامل الایمان لوگوں کو ایک جگہ دفن شدہ دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور جو لوگ مقبرہ بہشتی میں جائیں گے۔ وہ دفن شدہ لوگوں کے لئے دعائیں بھی کریں گے۔ اور یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی"

مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والوں کو خاص انعام

ہر انسان چاہتا ہے۔ کہ جب وہ قربانی کرے۔ تو اسے کوئی ٹھوس انعام ملے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دین کے لئے مالی قربانی کا مطالبہ کیا۔ تو اس کے لئے یہ ٹھوس انعام بھی بتا دیا۔ کہ ایسے لوگ ایک جگہ دفن کئے جائیں گے۔ جہاں لوگ آئیں گے۔ اور ان کے لئے دعائیں کیا کریں گے؛

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہو سکتا ہے۔ ایسا وقت آئے۔ کہ لوگ اتنی کثرت سے مقبرہ بہشتی میں جانے لگیں۔ کہ ان کے لئے باریاں مقرر کرنی پڑیں اور قرعے ڈالے جائیں۔ کہ فلاں وقت فلاں جماعت جائے۔ اور فلاں وقت فلاں۔ یہ وہ نقد انعام ہے۔ جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کے لئے رکھا گیا ہے۔ اور یہ بہت بڑا انعام ہے۔ اس کے مقابلہ میں جو قربانی کی جاتی ہے۔ وہ بالکل ہیچ ہے بعض لوگ اپنی ساری کی ساری جائدادیں اور بہت بڑی بڑی جائدادیں اس لئے وقف کر جاتے ہیں۔ کہ ان کے لئے قرآن پڑھنے والے اور دعائیں کرنے والے مقرر کئے جائیں۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد ایسی جائدادوں کے متولی سب کچھ خود کھا جاتے ہیں۔ پھر روپیہ لے کر دعائیں کرنے والوں کی دعائیں جس قسم کی ہو سکتی ہیں۔ وہ ظاہر ہے۔ مگر مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے والوں کے لئے اخلاص سے دعائیں کی جاتی ہیں؛

ذرا اس انعام کے متعلق قیاس تو کرو۔ ایک شخص فوت ہو کر مقبرہ بہشتی میں دفن ہو جاتا ہے۔ پھر اس کی فوتیدگی پر اتنا عرصہ گزر جاتا ہے۔ کہ اس کی اولاد در اولاد کو اس کا پتہ نہیں رہتا اور اسے کبھی بھولے سے بھی وہ یاد نہیں آتا۔ لیکن اس کی قبر پر ایک اجنبی کھڑا دعا کر رہا ہے۔ کہ الٰہی اسے معاف کردے۔ اور اس کے درجات بلند کردے۔ اور دعا کا یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس انعام کی کوئی حد ہے؛

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کے لئے قربانی کرنے والوں کو یہ ٹھوس اور نہایت ہی عظیم الشان انعام دیا ہے مگر افسوس کہ بہت لوگوں نے مقبرہ بہشتی کی حقیقت کو ابھی تک سمجھا نہیں۔ اور اس انعام کے حصول کے لئے کوشش نہیں کی۔

مقبرہ بہشتی اور غیر مبائعین

مولوی مصباح الدین صاحب نے عرض کیا۔

غیر مبائعین مقبرہ بہشتی کی بہت تحقیر کرتے رہتے ہیں۔

فرمایا۔ ان کو صرف یہ نظر آتا ہے۔ کہ مقبرہ بہشتی نام ہے۔ اس چیز کا کہ چارپائی کے برابر جگہ دی۔ اور اتنا روپیہ لے لیا۔ انہیں وہ دعائیں نظر نہیں آتیں۔ جنکی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت مقبرہ بہشتی کی بنیاد رکھی۔ مقبرہ بہشتی کی طرف جب ایک احمدی خلوص کے ساتھ روانہ ہوتا ہے تو ادھر وہ قدم اٹھاتا ہے۔ ادھر اس کے دل میں دفن ہونے والوں

کے متعلق درد اور رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آج جو اس عقیدت اور اخلاص کے ساتھ مقبرہ بہشتی میں جانے والے سینکڑوں کی تعداد میں ہیں، پھر ہزاروں اور لاکھوں ہو جائیں گے۔ جو دعائیں کریں گے۔ اتنے عرصہ کے فوت شدہ دوسرے لوگوں کی قبروں کا نام و نشان بھی نہ ملے گا۔ جیسا کہ اب عام قبریں تو الگ رہیں، وہ مرنے والے جنہوں نے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے وقف اس لئے کئے تھے۔ کہ ان کی قبریں قائم رہیں اور ان کے لئے دعا ہوتی رہے۔ جیسا کہ مصر وغیرہ میں کیا جاتا تھا ان کے نشان بھی نہیں ملتے۔ اس کے مقابلہ میں یہاں خدا تعالیٰ کی راہ میں زیادہ سے زیادہ چند سو روپے دینے والا متقی اور محرمات سے پرہیز کرنے والا سپاہی اور صاف مسلمان جب مقبرہ بہشتی میں دفن ہوتا ہے۔ تو یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی اولاد در اولاد موجود ہو۔ اور اسے وہ یاد بھی نہ ہو۔ مگر اس کے لئے ہزاروں اجنبی کھڑے دعائیں کر رہے ہوں گے ؛

قبر پر قرآن پڑھنا

عرض کیا گیا۔ کیا قبروں پر قرآن پڑھنا مردہ کے لئے موجب ثواب ہے۔ فرمایا قرآن پڑھنے کا ثواب تو اسی کو ہو سکتا ہے۔ جو خود پڑھے۔ ہاں اگر صدقہ خیرات دی جائے۔ یا انسان قرآن دوسروں کو پڑھائے اور اس کا ثواب مردہ کو پہنچائے۔ تو یہ پہنچ سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اہل وعیال

عرض کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الوصیت میں جو یہ لکھا ہے "کہ میری نسبت اور میرے اہل وعیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے"۔ اس اہل وعیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے اور پوتیاں بھی شامل ہیں ؛

فرمایا۔ میں نے تو یہ فتوےٰ دیا ہوا ہے۔ کہ اہل وعیال سے مراد صرف لڑکے لڑکیاں اور بیوی ہیں۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی بیویاں اور آگے اولاد کو شامل نہیں کرتا۔ میں نے اپنی بیویوں سے وصیت کرائی ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کے متعلق بھی میں سمجھتا ہوں۔ یہ انعام کے طور پر ہے۔ ان کے لئے وصیت کرنا تو ناجائز اور گناہ ہے لیکن انہیں جسقدر قربانی وصیت کرنے کی حالت میں کرنی پڑے اس سے بھی زیادہ قربانی خدا تعالےٰ کے اس انعام کے شکریہ میں دوسرے رنگ میں کرنی چاہیئے۔ جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روائت ہے۔ کہ تہجد میں کھڑے کھڑے جب آپ کے پاؤں متورم ہو گئے۔ تو میں نے پوچھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے تو اگلے پچھلے ذنب بخش دیئے ہیں۔ کیا اب بھی آپ کو عبادت کرنے کی ضرورت ہے۔ تو آپ نے فرمایا افلا اکون عبداً شکورا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ یعنے اب میں شکر گزاری کے رنگ میں عبادت کرتا ہوں ؛

۲۹ ؍ مئی ۱۹۳۳ء بعد نماز عصر

رسول کریمؐ چاند بھی ہیں

ڈاکٹر منظور احمد صاحب سیلانوالی نے عرض کیا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق حدیث یدفن معی فی قبری کے بارے میں غیر احمدیوں سے یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو کشف دیکھا۔ کہ تین چاند ان کے حجرے میں گرے۔ اور ان کے حجرہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین مزار بننے کی وجہ سے یہ کشف پورا ہو گیا۔ اور کسی اور مزار کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حدیث یدفن معی فی قبری کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ بھی وہاں دفن ہوں گے تو وہ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نے چاند نہیں۔ بلکہ سورج قرار دیا ہے۔ اور آپ کے اس حجرہ میں دفن ہونے کی وجہ سے تین چاندوں والا کشف پورا نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود تیسرے چاند ہیں۔ جب وہ دفن ہوں گے۔ تب کشف پورا ہوگا ؛

فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سورج قرار دیتے ہوئے اس بات کی نفی نہیں کی گئی۔ کہ آپ چاند نہیں۔ جب چاند سورج سے روشنی حاصل کرتا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج ہوئے۔ تو آپ چاند بھی یقیناً تھے ؛

پھر حضرت صفیہؓ جو یہود میں سے تھیں۔ جب فتح خیبر کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقد میں آئیں۔ اور آپ نے ان کے چہرہ پر نشان دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیسا نشان ہے۔ تو انہوں نے کہا۔ میں نے ایک رویا دیکھا تھا۔ کہ چاند میری گود میں آ گرا ہے۔ میں نے جب یہ رویاء اپنے باپ سے بیان کیا۔ تو اس نے مجھے تھپڑ مارا۔ جسکا یہ نشان ہے۔ اور کہا کیا تو عرب کے بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح ہونے پر ان کا یہ خواب پورا ہوا

یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاند ہونے کی ایسی شہادت ہے۔ جو خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش ہوئی۔ اور کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا پھر شعراء عرب نے کثرت سے اپنے اشعار میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاند قرار دیا ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام کی تشریح

مولوی فخر الدین صاحب [illegible] نے عرض کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ "آسمان سے کئی تخت اترے۔ پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا"۔ اس کا کیا مطلب ہے ؛

فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے لئے کئی تخت اترے۔ جن میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تخت سب سے اوپر ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے مستثنیٰ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ آپ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم و تعلم کہ تمام برکتیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہیں۔ اور آپ ہی کے ذریعہ مل سکتی ہیں۔ اسی طرح کے اور بھی کئی الہام ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کا یہی مطلب ہوگا۔ کہ خلافت مجددیت وغیرہ روحانی مدارج کے جتنے تخت امت محمدیہ میں اترے۔ ان سب سے اوپر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تخت ہے یعنے آپ کا درجہ ان سب سے بلند ہے۔

اور اگر یہ معنے لئے جائیں۔ کہ ظل محمدیت کا تخت۔ اور اس صورت میں تمام سابقہ انبیاء بھی شامل کر لئے جائیں۔ تو بھی کوئی حرج نہیں۔ میرا یہی عقیدہ ہے۔ اور میں علیٰ وجہ البصیرت اس پر قائم ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقی تمام انبیاء سے افضل ہیں

شرعی نبی پر غیر شرعی نبی کی فضیلت

مولوی فخر الدین صاحب۔ کیا صاحب شریعت نبی کو غیر شرعی نبی پر فضیلت نہیں ہوتی۔ صاحب شریعت نبی تو معلم ہوتا ہے

فرمایا۔ اگر صاحب شریعت نبی غیر شرعی نبی کا معلم ہو۔ تو اسے اس پر فضیلت حاصل ہوگی۔ ورنہ ایک غیر شرعی نبی صاحب شریعت نبی سے بڑھ سکتا ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ پہلے سب انبیاء بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فیضان حاصل کر رہے تھے۔ ادھر اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ میں جمیع کمالات محمدیہ کا بروز ہوں۔ جو آخری زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ آپ کا درجہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا باقی تمام انبیاء سے بلند ہے۔

رسول کریمؐ سے تمام نبیوں نے کس طرح فیضان حاصل کیا

عرض کیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء نے کس طرح آپ سے فیضان حاصل کیا۔

فرمایا۔ دراصل انسانی نظر زمانہ پر ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بات مشکل معلوم ہوتی ہے۔ کہ پہلے انبیاء نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس طرح فیضان حاصل کیا۔ جو ان سے بعد زمانہ میں مبعوث ہوئے۔ مگر تمام انبیاء کا ایک دائرہ ہے۔ جسکی یہ صورت سمجھ لو جیسا کہ یہ ○ گول دائرہ ہے۔ اس کے

مقام الفت پر جو گزرا ہو۔ اس کے لئے جہات باطل ہیں۔ وہ دائرہ پر چلنے والی چیز کے متعلق نہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ ابھی آئی نہیں۔ نہ یہ کہ وہ آگئی۔ اور نہ یہ کہ وہ گزر گئی۔ کیونکہ اس کے لئے یہ سب کچھ برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے بھی زمانہ کا فرق کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کے علم میں حضرت آدمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی وقت میں تھے۔ اور سب انبیاء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیضان حاصل کر رہے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ایک ہی وقت تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے کمالات انسانی کا مرکزی نقطہ قرار دیا۔ اور وہ تمام مدارج جو انسان حاصل کر سکتا ہے۔ وہ آپ کو عطا کئے گئے ہر ایک نبی جتنی جتنی استعداد رکھتا تھا۔ اور اس کے زمانہ کے لحاظ سے جس قسم کی صفات کی ضرورت تھی۔ وہ اسے دی گئیں۔ گویا تمام انبیاء کو فرداً فرداً جو جو دیا گیا۔ وہ مجموعی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل تھا۔ اور اسی کا پرتو تھا۔ جو دوسرے انبیاء کو حاصل ہوا احادیث میں یہ جو آتا ہے۔ کہ آدم ابھی مٹی اور پانی میں تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور موجود تھا۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مقصود عالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے تمام انبیاء کے دائرہ کا مرکزی نقطہ اور اپنے نور کی شعاع آپ کو قرار دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ارادہ الٰہی میں جس تکمیل کو پہنچی ہوئی تھی۔ اس سے سب انبیاء فیض حاصل کر رہے تھے۔ اس کی تشریح یوں کی جا سکتی ہے۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو نبی بنایا۔ تو اس کے لئے ترقی کی ایک حد رکھی۔ اور اس کے لئے یہ قرار دیا۔ کہ اس حد تک وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور خوبیوں کا نمونہ اختیار کر سکتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے انبیاء کے متعلق کیا گیا۔ اور اس کے لئے ضروری نہیں تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے سامنے ہوتے ؛

۳۰ مئی بعد نماز عصر

عورت کو طلاق واقع ہونیکا عرصہ

ایک گفتگو کے سلسلہ میں فرمایا

ہمارے نزدیک شریعت کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے۔ کہ میں تیرے پاس نہیں آؤں گا۔ (یعنے میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے) تو چار ماہ کے بعد اور زبان سے نہ کہے۔ مگر سلوک ایسا کرے۔ تو ایک سال کے بعد۔ اور مفقود الخبر ہو۔ تو تین سال کے بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق رکھتی ہے ؛

برتھ کنٹرول کا جائز و ناجائز پہلو

برتھ کنٹرول کے ذکر پر فرمایا

میرے نزدیک خشیۃ املاق کی وجہ سے تو برتھ کنٹرول ناجائز ہے۔ لیکن بچہ یا عورت کی صحت کے خطرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جائز ہے۔ یعنے اگر بچہ کے متعلق خطرہ ہو۔ کہ دماغی یا جسمانی لحاظ سے ناکارہ پیدا ہوگا۔ یا عورت کی صحت اس قدر کمزور ہو۔ کہ بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے اس کی جان کا خطرہ ہو تو برتھ کنٹرول کا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مگر عام طور پر برتھ کنٹرول کے حامی سب سے بڑی وجہ خشیۃ املاق ہی پیش کرتے ہیں

خدا تعالیٰ پر بدظنی

دراصل انسانی دماغ کی پوری قابلیت وہ نہیں ہوتی۔ جو معمولی حالات میں ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ وہ ہوتی ہے۔ جو کسی دکھ اور مشکل کے مقابلہ میں ظاہر ہوتی ہے۔ برتھ کنٹرول کے حامیوں کو یہ بات مدنظر نہیں ہوتی وہ کہتے ہیں۔ جب دنیا کی آبادی بہت بڑھ جائے گی۔ تو پھر اس کی خوراک کے متعلق کیا ہوگا۔ حالانکہ جب ایسا ہوگا۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے سامان بھی پیدا کر دے گا۔ اور انسانی دماغ کی ایسی حالت میں وہ قابلیت ظاہر کر دے گا۔ جو اس مشکل کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہوگی۔ وہ یہ اندازہ لگاتے ہیں۔ کہ اتنی زمین ہے۔ جو اتنے آدمیوں کے لئے خوراک پیدا کر سکتی ہے جب آبادی اس اندازہ سے بڑھ گئی۔ تو پھر اس کے لئے خوراک نہیں حاصل ہو سکے گی۔ اور سب لوگ مشکلات میں پڑ جائیں گے اس لئے بہتر ہے۔ کہ آبادی کو ایک خاص اندازہ سے زیادہ نہ بڑھنے دیا جائے۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اولاد کی پیدائش کو روک دیا جائے۔ مگر ہو سکتا ہے۔ کہ جب دنیا کی آبادی موجودہ حالت سے بڑھ جائے۔ تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے کہ موجودہ زمین سے ہی موجودہ پیداوار سے زیادہ غلہ اور دوسری ضروریات زندگی پیدا ہونے لگ جائیں۔ زمین میں نشوونما کی جو کمزوری ہو۔ وہ ہوا میں خاص طاقت پیدا کرکے دور کر دی جائے۔ یا کسی اور طریقہ سے خوراک کی کمی کو پورا کر دیا جائے۔ اصل میں ان لوگوں کی مجبوری کی بنیاد خدا تعالیٰ پر بدظنی کی وجہ سے ہے وہ سمجھتے ہیں۔ خدا اتنی مخلوق کی خوراک اور دیگر ضروریات کا انتظام نہیں کر سکے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والے اور اسکی قدرتوں کو جاننے والے یہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔

اولاد قوم کی ملکیت ہے

دراصل اولاد شخصی چیز نہیں۔ بلکہ قومی چیز ہے۔ اولاد کا فائدہ ماں باپ کو اتنا نہیں حاصل ہوتا۔ جتنا قوم کو ہوتا ہے۔ بولشوزم والے جو اولاد کو قومی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے جس نقطہ سے یہ بات اٹھائی ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ مگر آگے انہوں نے یہ غلط طریق اختیار کر لیا۔ کہ اولاد کو ماں باپ کی تربیت سے نکال کر اس کا علیحدہ انتظام رکھا۔ اور اس طرح اولاد کو اس ماحول سے علیحدہ کر دیا۔ جس میں ماں باپ پرورش کرتے ہیں۔ ان کا یہ نظریہ تو درست ہے۔ کہ جتنا فائدہ بچہ سے قوم اٹھاتی ہے۔ ماں باپ نہیں اٹھاتے اس لئے بچہ قوم کی ملکیت ہے۔ ہزاروں ماں باپ ایسے ہوتے ہیں۔ جو اولاد کے جوان ہونے سے قبل ہی فوت ہو جاتے ہیں پھر نوجوان جو کام کرتے ہیں۔ ان کا ماں باپ کی نسبت قوم کو زیادہ فائدہ پہنچتا ہے۔ اس لئے بچوں کے اخراجات کی ذمہ وار قوم ہونی چاہیئے۔ لیکن آگے وہ یہ غلطی کرتے ہیں۔ کہ بچہ کو ماں باپ کی تربیت سے علیحدہ کر دیتے ہیں۔ برتھ کنٹرول والوں نے اس بات کو مدنظر نہیں رکھا۔ کہ بچہ کی قوم کی ملکیت ہے۔ اس لئے غلطی میں پڑ گئے۔ دراصل بچہ قوم کا بچہ زیادہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت ماں باپ کا بچہ ہونے کے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے بچہ کے کھانے پینے کا انتظام قوم کے ذمہ رکھا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہر بچہ کو وظیفہ ملتا تھا۔ مگر بچوں کی تربیت اور پرورش ماں باپ کے ہی سپرد ہوتی تھی۔ اس طرح اسلام نے دونوں باتیں رکھیں۔ ادھر بچہ کی پرورش ماں باپ کے سپرد کی۔ اور ادھر اخراجات قوم کے ذمہ رکھے۔ کہ قوم اس سے فائدہ اٹھاتی ہے

قومی چیز کسی فرد کو ضائع نہیں کرنی چاہیئے

پس جب قوم نے بچہ سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اور ماں باپ سے زیادہ اٹھانا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس قومی چیز کو ایک فرد ضائع کر دے۔ سوائے اس کے کہ ماں باپ کی جان کو خطرہ ہو۔ تاکہ وہ جو قوم کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ وہ اس طرح ضائع نہ ہوں۔ اس صورت میں بچہ نہ پیدا ہونے دینا یا یہ کہ بچہ کی صحت یا دماغی حالت ناقص ہو۔ اور وہ قوم کے لئے فائدہ رساں نہ بن سکے۔ اس کی پیدائش کو روکنا جائز ہے۔ قرآن نے ہر جگہ خشیۃ املاق کی وجہ سے اولاد نہ پیدا کرنے سے روکا ہے۔ اور اسے اسلام نے ناجائز قرار دیا۔ اور یہ بتایا ہے۔ کہ تمہارا یہ حق نہیں کہ مالی تنگی کی وجہ سے بچہ کو پیدا ہونے سے روکو۔ بچہ قوم کی چیز ہے۔ اگر کسی قوم کے بعض افراد اولاد پیدا کرنا بند کر دیتے ہیں تو وہ قومی جرم کرتے ہیں۔ کیونکہ دوسری قوم سے جب اس قوم کا مقابلہ آ پڑے گا۔ تو اس کے افراد کم ہوں گے۔ ہاں جب بچہ پیدا ہونے کی وجہ سے ماں کی زندگی کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو۔ تو پھر پیدائش کو روکا جا سکتا ہے

ضروری گزارش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات نوٹ کرتے وقت ہر ممکن احتیاط کی جاتی ہے۔ کہ کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ لیکن اگر خدانخواستہ کوئی سہو ہو [illegible] حضور کی طرف منسوب [illegible] بالکل بری ہیں ؛

تقرر امراء

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو ۲۸ مئی ۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۳۵ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

کریم پور ضلع جالندھر	محمد عیسیٰ صاحب
ایبٹ آباد	سید محمد حسین شاہ صاحب
چک ۹۹ شمالی (سرگودہا)	مولوی غلام محمد صاحب

ناظر اعلیٰ ۲۸ مئی ۳۳ء

اپنے گھروں میں درس جاری کرو۔

مومن کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو دینی تعلیم دے اور ان میں دین کا شوق پیدا کرے۔ اس ذمہ داری کی ادائیگی کا ایک عمدہ طریق جس کی طرف میں نے ایک دفعہ پہلے بھی احباب کو توجہ دلائی تھی۔ یہ ہے کہ گھروں میں درس کا سلسلہ جاری کیا جائے۔ مگر افسوس ہے کہ بہت کم احباب نے اس طرف توجہ کی ہے۔ اب میں اس اعلان کے ذریعہ پھر احباب کی توجہ اس طرف مبذول کرانی چاہتا ہوں۔ کہ گھروں میں درس کا سلسلہ نہایت مفید اور بابرکت ہے اور احباب کو اس کی طرف ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ درس کے لئے دن کا کوئی مناسب وقت جس میں خاوند اور بیوی اور بچے آسانی سے جمع ہو سکیں۔ اختیار کیا جا سکتا ہے۔ حتی الوسع قرآن شریف اور حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تینوں کا درس ہونا چاہیئے۔

لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ایسا ہونا مشکل ہو۔ تو جو درس آسانی کے ساتھ جاری کیا جا سکے جاری کر دیا جائے اگر گھر کا مرد روزانہ پندرہ پندرہ منٹ ہر درس کے لئے دے۔ تو مجموعی طور پر پینتالیس منٹ روزانہ درکار ہونگے جو آسانی کے ساتھ نکالے جا سکتے ہیں۔ اس قسم کے درس سے بچوں اور عورتوں کو نہ صرف دینی علم حاصل ہو گا۔ جو ان کی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ دینی شوق بھی ترقی کرے گا۔ اور گھر میں دینی باتوں کا چرچا رہنے سے ہمارے گھر خدا کے فضل اور رحمت کے جاذب بن جائیں گے۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر احباب گھروں میں اس قسم کے درسوں کا سلسلہ جاری کریں گے تو وہ جلد اس کی برکات محسوس کرنے لگیں گے۔ جو احباب میری اس تحریک پر درس جاری فرمائیں۔ وہ مہربانی فرما کر مجھے بھی مطلع فرمائیں۔ تا کہ میں ان کے اسماء دعا کی تحریک کی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر سکوں

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

تقرر امام الصلوٰۃ

اس سے قبل بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اور اب دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دیہات میں دینی تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ دیگر انجمنوں میں بھی تعلیم و تربیت کرنے والے احباب کی ضرورت محسوس ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے نظارت ہذا کی تجویز ہے۔ کہ دیہاتی جماعتوں میں امام الصلوٰۃ ایسے مقرر کئے جائیں۔ جو قادیان سے بھیجے جائیں تا کہ وہ امام الصلوٰۃ بھی ہوں۔ اور تعلیم و تربیت کا کام بھی سر انجام دیں اور تحصیل چندہ کا کام بھی کریں۔ پس جو جماعتیں ایسے آدمیوں کی خواہشمند ہوں۔ اور اخراجات بھی برداشت کر سکیں۔ وہ اپنی درخواستیں نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

افسوس ہے کہ ابھی تک احباب نے اس امر کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔ احباب جلد از جلد اپنی اپنی جماعت کے متعلق اطلاعات نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

مبلغ یو۔پی کا تبلیغی پروگرام

مولوی غلام احمد صاحب مبلغ صوبہ یو۔پی کا مندرجہ ذیل پروگرام منظور کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق وہ دورہ کریں گے مولوی صاحب ہر جماعت میں انشاء اللہ کم از کم دو دن ٹھیریں گے اس پروگرام پر انشاء اللہ سختی سے عمل ہو گا۔ اور مبلغ کو کوئی اور کام نہ دیا جائے گا۔ چونکہ یہ پروگرام کافی اخراجات چاہتا ہے۔ اس لئے جماعتوں کو چاہیئے کہ مرکز کی مالی امداد کریں اگر کوئی مقام یا جماعت پروگرام سے رہ گئی ہو۔ تو اطلاع دی جائے تا کہ اسے پروگرام میں شامل کر لیا جائے۔ اور مبلغ علاقہ کو دورہ کرنے میں آسانی ہو۔

نمبر	ہیڈ کوارٹر	ملحقہ جماعتیں
۱	سہارنپور	کھالا پار۔ ڈیرہ دون۔ دیوبند۔ پادری منصوری وغیرہ
۲	میرٹھ	انچولی۔ مظفر نگر وغیرہ
۳	علی گڑھ	چندوسی
۴	آگرہ	سانڈھن۔ مین پوری۔ کرہل۔ متھرا۔
۵	کان پور	اٹاوہ۔ علی پور کھیڑا۔ اناؤ۔ موودہا۔ مسکرا۔ راٹھ جھانسی۔ باندہ۔ فرخ آباد۔ فتح گڑھ قائم گنج۔
۶	الہ آباد	فتح پور۔ سلون
۷	بنارس	غازی پور۔ بلیا
۸	لکھنؤ	فیض آباد۔ گونڈہ۔ بڑائچ۔ رنجیت پور گورکھپور
۹	شاہجہانپور	شاہ آباد۔ متھرا۔ اودے پور۔ بیدا عبداللہ نگر۔ میراں پور کٹڑہ۔ تلہر
۱۰	بریلی	پیلی بھیت۔ نینی تال۔ بدایون۔ ہلادانی
۱۱	مراد آباد	رام پور کھندیلی۔ امروہہ۔ نجیب آباد بجنور۔ ہنٹور۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

اعلان
احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں کے متعلق ضروری

احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت اپریل ۳۲ء سے آچکا ہے۔ احباب علاقہ طلباء کی فراہمی میں امداد فرمائیں۔ نیز احباب علاقہ بالخصوص اور دیگر جماعت ہائے گرد و نواح بالعموم اس کی مالی امداد فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔ کیونکہ سکول اس علاقہ کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کو فراہمی چندہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ احباب ان کے ساتھ پورا تعاون فرمائیں۔ ذمہ دار احباب علاقہ جن کی طرف سے روپیہ کی ذمہ داری کی تحریریں ہمارے دفتر میں موصول ہو چکی ہے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر ممکن امداد فرمائیں (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

فروخت اراضی

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی اراضی شہر کی پرانی آبادی سے جانب شمال و مغرب شہر سے بالکل قریب اندازاً پانچ چھ کنال واقعہ ہے۔ جس میں سے کچھ تو احمدیہ سٹور کے جنوب میں۔ ۵۰ فٹ اور ۲۰ فٹ کے راستوں پر ہے۔ اور کچھ پرانے اڈے خانہ کے ساتھ ملحق ہے۔ جو اچھی چوڑی سڑک پر ہے۔ جہاں عمدہ دوکانات بھی بن سکتی ہیں۔ اور مکانات بھی جن اصحاب کو ضرورت ہو وہ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان سے جلد درخواست کر کے معاملہ طے کر سکتے ہیں۔ [illegible] (ناظم جائداد)

فہرست نومبایعین ۱۹۳۳ء

394

۷۹۸ حفیظ اللہ صاحب سری نگر شہر
۷۹۹ اسمٰعیل صاحب 〃
۸۰۰ پیرزادہ عبدالقدوس صاحب
مخدوم منڈ وہ کلاسپور
۸۰۱ غلام نبی خانصاحب سرینگر شہر
۸۰۲ احد دیش صاحب سرینگر کشمیر
۸۰۳ شرف الدین صاحب ضلع گورداسپور
۸۰۴ حسن محمد صاحب 〃 〃
۸۰۵ عبدالقادر صاحب کشمیر
۸۰۶ والدہ عبدالقادر صاحب معہ دو دختران 〃
۸۰۷ عبدالعزیز صاحب 〃
۸۰۸ محمد رمضان صاحب معہ اہل و عیال 〃
۸۰۹ غلام احمد صاحب پسر عبدالرحمٰن صاحب
معہ اہل و عیال ۔ کشمیر
۸۱۰ افضل صوفی صاحب معہ اہل و عیال کشمیر
۸۱۱ غلام محمد صاحب معہ اہل و عیال 〃
۸۱۲ نظام الدین صاحب رنگ پور بنگال
۸۱۳ بٹائی محمد صاحب 〃 〃
۸۱۴ پشور علی صاحب 〃 〃
۸۱۵ حسب اللہ محمد صاحب 〃 〃
۸۱۶ حیات اللہ صاحب 〃 〃
۸۱۷ اعلیٰ بخش صاحب 〃 〃
۸۱۸ مغرب اللہ صاحب 〃 〃
۸۱۹ رمز اللہ صاحب 〃 〃
۸۲۰ رحیم بخش صاحب 〃 〃
۸۲۱ جناب علی صاحب 〃 〃
۸۲۲ ولایت علی صاحب 〃 〃
۸۲۳ رحمت علی صاحب 〃 〃
۸۲۴ عنایت اللہ صاحب 〃 〃
۸۲۵ امان اللہ صاحب 〃 〃
۸۲۶ منصور احمد صاحب 〃 〃
۸۲۷ نہال الدین احمد صاحب 〃 〃
۸۲۸ نور الاسلام صاحب ضلع ٹپرا 〃
۸۲۹ سید محمد سلطان صاحب 〃
۸۳۰ سیدہ سلیمہ خاتون صاحبہ 〃

۸۳۱ خدیجہ خاتون صاحبہ بنگال
۸۳۲ مجیدۃ النساء صاحبہ 〃
۸۳۳ محمد اکرام علی صاحب 〃
۸۳۴ کریم الدین صاحب 〃
۸۳۵ غفور الدین احمد صاحب 〃
۸۳۶ نذیر بیگم صاحبہ ضلع شیخوپورہ
۸۳۷ شاہ بیگم صاحبہ 〃 گجرات
۸۳۸ عمر النساء صاحبہ 〃 گورداسپور
۸۳۹ عالم بی بی صاحبہ قادیان
۸۴۰ صفیہ بیگم صاحبہ گوجرانوالہ
۸۴۱ خورشید بیگم صاحبہ 〃
۸۴۲ مختار بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور
۸۴۳ امۃ اللہ صاحبہ قادیان
۸۴۴ نعمت بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۸۴۵ مجیدہ بیگم صاحبہ 〃 امرتسر
۸۴۶ مجیدہ بیگم صاحبہ 〃 لائل پور
۸۴۷ اہلیہ صاحبہ سردار شیر محمد خانصاحب
ضلع ڈیرہ غازی خان
۸۴۸ فاطمہ بی بی صاحبہ ضلع امرتسر
۸۴۹ سلطان بیگم صاحبہ 〃 گجرات
۸۵۰ مقرب بیگم صاحبہ 〃 〃
۸۵۱ بیگم بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۵۲ نیک بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۵۳ رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۵۴ بیگم بی بی صاحبہ 〃 شیخوپورہ
۸۵۵ غلام سکینہ صاحبہ 〃 لائل پور
۸۵۶ سکینہ بیگم صاحبہ 〃 〃
۸۵۷ تاج بھری صاحبہ جموں
۸۵۸ بچیا بیلی صاحبہ ضلع ڈیرہ غازیخان
۸۵۹ نواب بیگم صاحبہ 〃 گجرات
۸۶۰ فضل بیگم صاحبہ 〃 〃
۸۶۱ آمنہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۶۲ مبارکہ بیگم صاحبہ 〃 لائل پور
۸۶۳ حاکم بی بی صاحبہ 〃 گورداسپور
۸۶۴ برکت بی بی صاحبہ 〃 امرتسر

۸۶۵ کرم بی بی صاحبہ ضلع سرگودہا
۸۶۶ بھاگن صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۸۶۷ گلاب بی بی صاحبہ 〃 گورداسپور
۸۶۸ رحمت بی بی صاحبہ 〃 لائل پور
۸۶۹ امۃ اللہ صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۸۷۰ جنت صاحبہ 〃 گجرات
۸۷۱ سید بیگم صاحبہ 〃 〃
۸۷۲ بنت نور اللہ صاحب 〃
۸۷۳ فضل بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۷۴ حسین بی بی صاحبہ 〃 سرگودہا
۸۷۵ رحمت بی بی صاحبہ 〃 گورداسپور
۸۷۶ نعمت بی بی صاحبہ 〃 ہوشیارپور
۸۷۷ رحمت بی بی صاحبہ 〃 گجرات
۸۷۸ بسم اللہ صاحبہ ریاست نابھہ
۸۷۹ خورشید بیگم صاحبہ گوجرانوالہ
۸۸۰ عنایت بی بی صاحبہ بھینی متصل قادیان
۸۸۱ خلیق بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۸۸۲ فتح بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۸۳ جنت بی بی صاحبہ 〃 لائل پور
۸۸۴ عائشہ بی بی صاحبہ 〃 گجرات
۸۸۵ مہر بی بی صاحبہ 〃 گورداسپور
۸۸۶ نعمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۸۷ محمد بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۸۸ اشرف بیگم صاحبہ 〃 〃
۸۸۹ رسول بی بی صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۸۹۰ روشنائی صاحبہ 〃 گجرات
۸۹۱ زہرہ بیگم صاحبہ 〃 فیروزپور
۸۹۲ انعام بی بی صاحبہ بہاولپور سٹیٹ
۸۹۳ ارشاد بیگم صاحبہ سرگودہا
۸۹۴ راج بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۸۹۵ نسیم زہرا صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۸۹۶ غلام زہرہ صاحبہ 〃 〃
۸۹۷ نعمت بی بی صاحبہ 〃 گجرات
۸۹۸ آمنہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۸۹۹ سلمہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۰۰ ننھو صاحبہ فیروزپور شہر
۹۰۱ مسماۃ نور صاحبہ ضلع گجرات
۹۰۲ راج بھری صاحبہ 〃 〃
۹۰۳ فخر النساء صاحبہ 〃 گوجرانوالہ

۹۰۴ اللہ جوائی صاحبہ ضلع گجرات
۹۰۵ سلیمہ بیگم صاحبہ 〃 شیخوپورہ
۹۰۶ فاطمہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۰۷ رابعہ بی بی صاحبہ 〃 گجرات
۹۰۸ سرداراں صاحبہ 〃 گورداسپور
۹۰۹ رشیدہ صاحبہ 〃 〃
۹۱۰ علیمہ صاحبہ 〃 〃
۹۱۱ مہراں بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۱۲ محمد طالب خان صاحب لائل پور
۹۱۳ حسن بی بی صاحبہ ضلع فیروزپور
۹۱۴ فتح بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۱۵ خدیجہ بی بی صاحبہ 〃 شاہ پور
۹۱۶ فتح بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۱۷ حیات بی بی صاحبہ 〃 شیخوپورہ
۹۱۸ حسین بی بی صاحبہ ڈسکہ، سیالکوٹ
۹۱۹ اہلیہ احمد یار صاحب 〃 〃
۹۲۰ رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۲۱ آمنہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۲۲ فاطمہ بی بی صاحبہ احمد آباد متصل قادیان
۹۲۳ جنت بی بی صاحبہ ضلع ہوشیارپور
۹۲۴ فاطمہ بی بی صاحبہ بھینی متصل قادیان
۹۲۵ عالم بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۹۲۶ سرفراز صاحب 〃 گجرات
۹۲۷ سلطان بیگم صاحبہ 〃 〃
۹۲۸ غلام فاطمہ صاحبہ 〃 〃
۹۲۹ بوا رانی صاحبہ 〃 〃
۹۳۰ منصور فاطمہ صاحبہ قادیان
۹۳۱ تاج بیگم صاحبہ لاہور
۹۳۲ سید بی بی صاحبہ ضلع گوجرانوالہ
۹۳۳ حسو بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۳۴ عائشہ بی بی صاحبہ 〃 سرگودہا
۹۳۵ عزیزہ بیگم صاحبہ 〃 گوجرانوالہ
۹۳۶ حسین بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۳۷ نذیر بیگم صاحبہ 〃 امرتسر
۹۳۸ رسول بی بی صاحبہ 〃 گوجرانوالہ
۹۳۹ بنت غلام محمد صاحب گورداسپور
۹۴۰ غلام زہرہ صاحبہ ملتان
۹۴۱ غلام فاطمہ صاحبہ ضلع گورداسپور
۹۴۲ سارہ بی بی صاحبہ 〃 سیالکوٹ

۹۴۳ محمد بی بی صاحبہ ضلع لائل پور
۹۴۴ زینب بی بی صاحبہ قادیان
۹۴۵ سعیدہ بیگم صاحبہ 〃
۹۴۶ سراج بی بی صاحبہ 〃
۹۴۷ بشریٰ بیگم صاحبہ 〃
۹۴۸ سمات بی بی صاحبہ ضلع گجرات
۹۴۹ راج بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۵۰ رشیدہ بی بی صاحبہ نئی دہلی
۹۵۱ اشرف بی بی صاحبہ ضلع جہلم
۹۵۲ فضل بی بی صاحبہ 〃 گورداسپور
۹۵۳ زینب بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۵۴ حمیدہ بی بی صاحبہ 〃 گوجرانوالہ
۹۵۵ رحمت بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۵۶ بھاگ بھری صاحبہ 〃 جہلم
۹۵۷ حمیدہ بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۹۵۸ رحیم بی بی صاحبہ ضلع سیالکوٹ
۹۵۹ سردار بی بی صاحبہ 〃 میرپور
۹۶۰ غلام بی بی صاحبہ 〃 جہلم
۹۶۱ غلام زہرہ صاحبہ 〃 لاہور
۹۶۲ عائشہ صاحبہ 〃 لاہور
۹۶۳ عالم بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۶۴ حسین بی بی صاحبہ 〃 گوجرانوالہ
۹۶۵ فاطمہ بی بی صاحبہ 〃 گجرات
۹۶۶ حکومت بی بی صاحبہ 〃 جالندھر
۹۶۷ غلام بی بی صاحبہ 〃 گورداسپور
۹۶۸ عائشہ بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۶۹ احمد بی بی صاحبہ 〃 جالندھر
۹۷۰ اللہ رکھی صاحبہ 〃 گورداسپور
۹۷۱ زینب بی بی صاحبہ 〃 〃
۹۷۲ زینب بی بی صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۹۷۳ نواب بیگم صاحبہ 〃 گجرات
۹۷۴ سیداں صاحبہ 〃 گورداسپور
۹۷۵ مریم صاحبہ 〃 〃
۹۷۶ بیگم بی بی صاحبہ 〃 میانوالی
۹۷۷ فضل بی بی صاحبہ 〃 جالندھر
۹۷۸ حسا موں صاحبہ 〃 گورداسپور
۹۷۹ غلام فاطمہ صاحبہ 〃 ملتان
۹۸۰ عمراں صاحبہ 〃 سیالکوٹ
۹۸۱ بھاگن صاحبہ 〃 〃

(باقی)

وصیتیں

۳۷۸۹ منکہ بدرالدین ولد عمرالدین قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج مورخہ ۲۹/۹/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی رقم یا جائداد اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت ہٰذ میں کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میرے والد صاحب حیات ہیں۔ اور ہم دو بھائی ہیں۔ انہوں نے ہم دو بھائیوں کی جائداد تقسیم کردی ہے۔ مگر ابھی تک ہمارے نام انتقال نہیں ہوا۔ اس وقت میرے حصہ میں ۱/۲ ۴۱ کنال اراضی جدی جاہی آئی ہے۔ اور یہ اراضی موضع ہرسیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ اس میں سے ۱۷ کنال ۱/۲ ۳ صد روپیہ میں کسی دوسرے شخص کے پاس رہن ہے۔ اور سوا دس کنال زمین جس میں سے ۹ کنال اراضی مبلغ ۹۰۰ روپیہ میں واقعہ موضع ہرسیاں ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ اور سوا کنال مبلغ ۵۰ روپیہ میں واقعہ موضع تارا گڑھ تحصیل و ضلع گورداسپور بمبان سندر سنگھ نمبردار ہرسیاں ضلع گورداسپور۔ اور نور محمد سکنہ تارا گڑھ ضلع گورداسپور کی علی الترتیب میرے پاس والد کے رہن یا قبضہ ہے۔ اور یہ میرے حصہ میں آئی ہے۔ اور سوا کنال اراضی قیمتی مبلغ ۱۲۵ روپیہ واقعہ موضع ہرسیاں ضلع گورداسپور قولا ولد دھمن سنگھ ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور کی میرے پاس بیع ہے۔ اس کے علاوہ ایک عدد مکان رہائشی قیمتی مبلغ ۲۵۰ روپے واقعہ موضع ہرسیاں ضلع گورداسپور میرے حصہ میں آتا ہے۔ نیز میں اس جائداد کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں جو کچھ بھی کماؤں گا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحوالہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ جو کہ پندرہ روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ ۱۸ ہوتا ہے ۲۹/۹/۳۲

العبد۔ بدرالدین ولد عمرالدین قوم ارائیں ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ قائم الدین سکنہ ہرسیاں بقلم خود گواہ شد۔ عبدالرحیم احمدیہ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری قادیان سابق ہرسیاں ؛

۳۷۹۵ منکہ سید محمد مقصود علی شاہ ولد سید فضل علی شاہ صاحب ڈاکٹر قوم سید پیشہ زراعت دکانداری عمر قریباً ۱/۲ ۲۷ سال تاریخ بیعت ۵ر جون ۱۹۲۳ء ساکن بستی خواجہ ضلع ہوشیارپور حال مقیم مانسہرہ ضلع ہزارہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۱۰/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

موضع بستی خواجہ "بستی خواجو" نزد ہوشیارپور شہر اور موضع ہویاں میں میری جدی جائداد ہے۔ مگر بوجہ حیات والد خود جو اس وقت غیر احمدی ہیں۔ میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی ابھی تک اسکی آمدنی میرے والد صاحب خود لیتے ہیں۔ بلکہ ابھی تک میرے چچے ہی اسکی آمدنی کھاتے ہیں۔ اس وقت اور بعد تقسیم اس جائداد کی آمدنی کا حق حضرت والد صاحب قبلہ کا ہے۔ اور اس کے بعد حسب قانون اور رواج یہ جائداد میری ملکیت ہوگی۔ اگر میری زندگی میں یہ جائداد میرے قبضہ میں آئے۔ تو اسکی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ فصلانہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد میری اولاد اور میری زندگی میں خود اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ادائیگی کے ذمہ وار ہوں گے۔ اور اگر اس حصہ کی قیمت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ ۱/۱۰ حصہ جائداد میں مجرا دی جائیگی موجودہ وقت میں میں نے ایک دوکان مانسہرہ میں کی ہوئی ہے۔ جو جو کہ کلی طور پر میرے قبضہ میں ہے۔ اور میں اس کا مالک ہوں۔ اس کا سرمایہ تخمیناً چار ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ بوجہ کساد بازاری نفع کا تخمینہ لگانا مشکل ہے۔ اس لئے احتیاط کے طور پر لازمی ہے۔ کہ جو میرے گھر کا ماہواری خرچ ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کردہ میرے گھر کا خرچ مبلغ ۴۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ یعنی مبلغ چار روپیہ ماہوار صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور ادا کرکے رسید حاصل کرلونگا اور جو رقم میری حیات میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصول ہوجائیگی وہ وصیت میں مجرا دی جائے گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں ۱/۱۰ حصہ جائداد کا ادا نہ کرسکوں۔ تو جو جائداد میرے مرنے کے بعد میری ملکیت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد۔ موصی سید مقصود علی شاہ ولد سید فضل علی شاہ ڈاکٹر۔ گواہ شد۔ پیر محمد زمان شاہ وکیل مانسہرہ گواہ شد۔ محمد عمر قانی عرائض نویس مانسہرہ ہزارہ

۳۸۹۷ منکہ مسماۃ عائشہ زوجہ شیخ عبدالرشید قوم شیخ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن صدر میرٹھ ڈاکخانہ خاص۔ آج مورخہ ۱۲/۳/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا ایک مکان مالیتی مبلغ چار ہزار بلا شراکت غیرے جو واقعہ صدر بازار میرٹھ محلہ رنگساز ان میں موجود ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک بعد میرے بموجب شرائط مندرجہ فارم ہٰذا صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اپنا مہر جو ۵۰۰ روپیہ تھا۔ وہ شوہر کو معاف کردیا ہے زیور بچوں کو تقسیم کردیا۔

العبد۔ عائشہ بقلم خود موصیہ۔ گواہ شد۔ عبدالرشید شوہر موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ خبیر احمد پسر موصیہ بقلم خود

۳۸۸۷ ۔ منکہ محمد ابوالحمید ولد مولوی شجاعت حسین صاحب مرحوم قوم صدیقی عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت محفوظ نہیں۔ مگر ۱۳ ۳ میں نام ہے۔ ساکن حیدرآباد دکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱/۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرا سرمایہ زندگی معہ اثاثہ البیت جو کچھ بھی ہے۔ اس کا زیادہ تر حصہ کتب خانہ پر مشتمل ہے۔ اور سب کی قیمت تخمیناً چار ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہوگی۔ جسکی مجمل تقسیم یہ ہے۔ کتب تفسیر۔ کتب احادیث۔ کتب فقہ۔ کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ معہ کتب متفرقہ معہ الماری کتب متعلقہ پیشہ وکالت معہ الماری ۲ تا ۵ معہ الماریوں کی قیمت کم و بیش تخمیناً دو ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ ہے۔ کتب ۲ تا ۵ تفصیلی فہرست اس کے ساتھ منسلک ہے۔ اور جو تخمیناً دو ہزار سکہ عثمانیہ پر قیمت کی ہوں گی۔ کتب ۲ تا ۵ معہ الماریوں کے وصیت میں دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری منتقل آمدنی پنشن ایک سو انچاس روپے ۳ آنہ سکہ عثمانیہ ماہانہ ہے۔ انجمن سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میری وکالت کی آمد ... ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھ کر ڈیڑھ سو روپیہ ماہانہ قرار دیتا ہوں۔ اس کی جسقدر آمدنی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا جب تک میں زندہ رہوں۔ کتب ۲ تا ۵ کی نگہداشت کرتا رہوں گا۔ بشرطیکہ صدر انجمن احمدیہ اجازت دے۔ اگر صدر انجمن احمدیہ کتب منگا لینا چاہے۔ تو منگالے۔ یا اگر مناسب تصور فرمائے۔ تو انجمن احمدیہ حیدرآباد کے قبضہ میں رہنے دے۔ کتب خانہ کی کنجیاں میں نے مولانا نیر صاحب کے تفویض کردی ہیں

العبد۔ محمد ابوالحمید موصی مذکور گواہ شد۔ عبدالرحیم نیر مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم حیدرآباد دکن ۸ر شوال ۱۳۴۹ھ گواہ شد۔ بشارت احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن ۶ر جنوری ۱۹۳۲ء گواہ شد۔ احمد علی احمدی ساکن محلہ شکر گنج حیدرآباد دکن

۳۷۷۵ ۔ منکہ امۃ اللہ بیگم زوجہ صاحبزادہ محمد طیب احمدی قوم مہمند افغان پیشہ زمینداری عمر تخمیناً ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قلعہ احمدیہ دہ خود ڈاکخانہ سرائے نورنگ تحصیل کلی مروت ضلع بنوں۔ آج مورخہ ۱۱/۴/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ سات سو روپیہ کی زمین تخمیناً ۰۰ کنال میرے خاوند کی میرے پاس رہن ہے۔ اور اس کے علاوہ تخمیناً ڈیڑھ سو روپیہ کے میرا زیور ہے

العبد۔ موصیہ امۃ اللہ بیگم احمدی بقلم خود

گواہ شد۔ صاحبزادہ محمد ہاشم بقلم خود سرائے نورنگ

گواہ شد صاحبزادہ محمد طیب احمدی بقلم خود خاوند موصیہ سرائے نورنگ

۳۸۳۰ منکہ اقبال بیگم زوجہ مرزا مبارک بیگ قوم مغل عمر چوبیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کلانور تحصیل و ضلع گورداسپور آج مورخہ ۲/۱۲/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ۔ زیور مبلغ ۱۱۰ روپیہ

العبد۔ اقبال بیگم موصیہ مذکور گواہ شد۔ مرزا اعظم بیگ ولد رسول بیگ صاحب بقلم خود سکنہ کلانور ۲۳/۱۱/۳۲ گواہ شد۔ مرزا مبارک بیگ خاوند موصیہ۔ سکرٹری کلانور ضلع گورداسپور ۲۳ر نومبر ۱۹۳۲ء

۳۶۳۹ منکہ فضل الدین احمدی ولد محمد بوٹا قوم ماچھی عمر تخمیناً ۵۴ سال تاریخ بیعت تقریباً مارچ ۱۹۱۳ء ساکن جوہڑوال ڈاکخانہ وریاست کپورتھلہ آج مورخہ ۱۰/۱۲/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میرا ایک مکان واقعہ چوپڑداں بشراکت میری برادر کلاں موجود ہے۔ اس کی جو قیمت میرے حصہ میں آئیگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردونگا اس وقت میری اور کوئی جائداد نہیں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا ہو جائے۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس وقت میں سرگودہ کمیٹی کا ملازم ہوں۔ اور مجھ کو مبلغ ۸۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔ اپنی ماہوار تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ فقط۔ العبد:۔ فضل دین ولد محمد بوٹا موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ خوشی محمد ماشکی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ محاسب انجمن احمدیہ سرگودہا

۳۵۶۵:۔ منکہ جمعدار شیر محمد خاں ولد رحیم بخش خاں قوم راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن رام گڑھ سرداران ڈاکخانہ خاص ضلع لدھیانہ۔ آج مورخہ ۱۳/۱۲/۳۲ ۱۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ایک مکان رہائشی پختہ واقع رام گڑھ سرداراں تحصیل و ضلع لدھیانہ میں میرے والد صاحب کی ملکیت ہے۔ جس کا واحد مالک ان کے بعد میں ہونگا۔ میرا گذارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۱۵/- روپیہ ماہوار ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئیندہ بھی اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا دم زیست انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ اور اگر میری وفات پر کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ فقط مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۲ء۔ العبد:۔ بقلم خود جمعدار شیر محمد خاں ایم ٹی ڈبلیو چک لالہ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ محمد رشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔ غلام محمد اختر۔ احمدی سٹاف وارڈن نارتھ ویسٹرن ریلوے راولپنڈی۔

۳۸۹۰:۔ منکہ سلمہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم قوم ڈار عمر تخمیناً ۲۵ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دولت نگر ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات پنجاب آج مورخہ ۳/۱۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد صرف میرا زیور جو مجھے حق مہر میں ملا ہوا ہے۔ قیمتی تخمیناً مبلغ دو صد روپیہ ہے۔ العبد:۔ سلمہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم پوسٹمین لالہ موسیٰ۔ گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ فضل احمد اے۔ ڈی۔ آئی کھاریاں ضلع گجرات ۱۴/۳/۳۳

اندرون شہر میں

ایک باموقع مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے۔ جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضروریات مہیا ہے۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں۔ کوچہ مغلاں میں واقع ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھکر قیمت کا فیصلہ کرلیں۔ تفصیلی حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کرلیں۔

چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

ریشم۔ ٹسر۔ ٹاسہ۔ کرنڈی۔ سلک۔ مرسرائز۔ سوتی ہر رنگ میں۔ حسب آرڈر خریداران کا دیدہ شہدی لنگیاں۔ کپڑا۔ پگڑی احمدیہ کور۔ ساڑھی قمیض۔ کوٹنگ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔

احمدیہ ویونگ فیکٹری قادیان۔ پنجاب

اندھیرے گھر کا چراغ حبّ اٹھرا بے اولادوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس مرض کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسقاط حمل اور ڈاکٹر صاحبان مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ نہایت ہی متعدی بیماری ہے۔ اس نے ہزاروں گھر بے اولاد کر دئے۔ جو ہمیشہ نونہال بچوں کی آرزو میں غم و مصیبت میں مبتلا رہتے ہیں۔ مولا کریم ہر ایک کو اس موذی بیماری سے محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کا مجرب علاج نظام جان مالک دواخانہ معین الصحت نے استادی المکرم حضرت نور الدین رضی شاہی طبیب سے سیکھا ہے۔ اور حضور ہی کے حکم سے ۱۹۱۰ء سے پبلک میں شائع کیا اور احتیاطی رنگ میں گورنمنٹ آف انڈیا سے اپنے دواخانہ کیلئے رجسٹرڈ کرالیا ہے تاکہ پبلک کسی اور کے دھوکہ میں نہ پھنس جائے۔ حب اٹھرا مولانا استادی المکرم نور الدین رضی شاہی طبیب کا مجرب نسخہ ہے یہ نسخہ نہ کوئی اور شخص بنا سکتا ہے اور نہ ہی فروخت کر سکتا ہے۔ ہوشیار رہیں صرف دواخانہ ہذا کے لئے رجسٹرڈ ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ اٹھرا سے محفوظ پیدا ہو کر مایوس والدین کے لئے دل کی ٹھنڈک ہوتا ہے۔ منگوا کر استعمال کراکے قدرت خدا کا مشاہدہ کریں۔ قیمت فی تولہ ۸/ مکمل خوراک ۱۱ تولہ لہ عـ یکدم منگوانے پر علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔ نوٹ:۔ ہمارے دواخانہ میں ہر ایک قسم کی مجرب ادویہ امراض زنانہ و مردانہ بچوں اور آنکھوں کے لئے تیار ملتے ہیں۔ آرڈر دیتے وقت بیمار کا مفصل حال تحریر کیا جائے۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں یعنی بڑی سڑک پر بجائے ۲۰ کے ۱۷ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے ۱۷ کے ۱۵ فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف رستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور انکی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

احمدیہ پریس امرتسر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپوائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

المشتہر

مینجر احمدیہ پریس کٹڑہ جمیل سنگھ امرتسر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سر چمن لال سیتلواڈ لبرل لیڈر نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ ہندو مہاسبھا ڈاکٹر مونجے کی قیادت میں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے ایک ایک وفد بھیج رہی ہے۔ جس کے بعض اصحاب فرقہ وارانہ اعلان کے اور بعض علیحدگی سندھ کے مخالف ہیں اس وقت اگر فرقہ وارانہ فیصلہ کو پھر چھیڑا گیا۔ تو اصل آئینی مسئلہ کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسی طرح علیحدگی سندھ کا مسئلہ چھیڑنے کا یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ ہندو مسلمین میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ اکثریت کا فرض ہے کہ وہ اقلیتوں کا اعتماد اور خوش اعتقادی حاصل کرنے کے لئے فراخدلی سے انہیں بعض مراعات عطا کر دے اور ان کے مطالبات کو منظور کرلے۔

کاشغر میں یہ افواہ ہے کہ حکومت ایران نے مسلمانوں کو اسلحہ اور مال کی امداد دینے کا یقین دلایا ہے۔ ان حالات میں امید کی جاتی ہے کہ مسلمان عنقریب چینی ترکستان میں ایک طاقت ور اور مستحکم حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

یروشلم کے مفتی اعظم سید امین الحسینی اور ہز ایکسی لنسی محمد علی پاشاہ سابق وزیر حکومت مصر اور وفد فلسطین کے دیگر ارکان یکم جون کو کراچی پہنچ گئے۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے وفد کے ارکان نے کہا کہ موتمر اسلامی کے فیصلہ کے مطابق ایک بین الاقوامی مسلم یونیورسٹی کے قیام کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ مسلمان علوم میں بہت پیچھے ہیں مجوزہ یونیورسٹی کے چار کالج انجنیئرنگ۔ طب زراعت اور دینیات کے متعلق ہونگے۔ عمارتوں اور سامانوں کے لئے ایک لاکھ نوے ہزار پونڈ کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دیگر اخراجات اس کے علاوہ ہونگے۔ وفد کے ارکان چندہ جمع کرنے کے لئے ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔

مہاراجہ الور۔ شملہ کی ایک اطلاع کے مطابق ۱۲ ار جون کو بعزم یورپ جہاز پر سوار ہو جائیں گے۔

سری نگر میں ۳۱ مئی کو شیخ محمد عبد اللہ اور ان کے ہمراہی بدامنی پھیلانے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔ ریاست نے اعلان کیا ہے کہ گرفتاری کے بعد رات کے دس بجے ایک ہجوم نے امیرا کدل پر آمدورفت روک دی۔ پولیس نے ہجوم کو پیچھے دھکیلا۔ جس پر ہر طرف سے پتھر برسائے گئے۔ اور بیس تیس کے درمیان اشخاص شدید زخمی ہو گئے اس کے بعد دو سو اشخاص کے ہجوم نے رات کو گیارہ بجے وزیر اعظم کی کوٹھی پر مظاہرہ کیا۔ اس ہجوم کو تو باسانی منتشر کر دیا گیا لیکن پھر کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کر کے امیرا کدل کو عبور کرنے کی کوشش کی گئی جس پر فوج نے گولی چلادی۔ اور تین چار اشخاص زخمی ہو گئے۔ یکم جون کو بھی ایک مقام پر فوج نے گولی چلائی جس سے ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہو گئے۔

اعلیٰ حضرت شہریار دکن نے انجمن حامی اسلام ناگپور کو آٹھ ہزار تین سو روپیہ کا عطیہ مرحمت فرمایا ہے۔

تعلیم نسواں کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کی پنجسالہ رپورٹ مختتمہ ۱۹۳۲ء سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کی تعداد میں ۶۳ فیصدی اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۲۷ء میں سکولوں کی تعداد ۳۰۷۵ تھی۔ جس میں ۴۵۱ کا اضافہ ہوا ہائی سکولوں کی تعداد ۱۳ سے ۳۲ ہو گئی۔ اور ان میں طالبات کی تعداد ۲۸۰۵ سے ۶۴۴۱ تک پہنچ گئی ہے۔ مڈل سکولوں کی تعداد ۸۸ سے ۱۳۰ ہو گئی اور ان میں تعلیم حاصل کرنیوالی لڑکیوں کی تعداد ۲۴۴۴ سے ۷۶۲۵ تک پہنچ گئی ہے۔ زنانہ کالجوں کی ابھی تک صرف دو ہے۔ علاوہ ازیں ۴۳ لڑکیاں مردانہ کالجوں میں تعلیم حاصل

روس کے وزیر خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اگر برطانیہ روس کی درآمد سے پابندیاں اٹھالے۔ تو برٹش قیدیوں کو رہا کر دیا جائیگا۔

کمشنر برار نے اس بنا پر استعفٰے داخل کر دیا ہے کہ وہ انڈین سول سروس کے سب سے زیادہ پرانے کارکن ہیں لیکن گورنر سی پی کی انتظامیہ کونسل میں ایک جگہ خالی ہونے پر انہیں کونسل کا رکن نہیں بنایا گیا حالانکہ ان کا حق تھا۔ آپ جولائی میں اپنے عہدے کا چارج دے دیں گے۔

بنگلور سے ۳۱ مئی کی اطلاع ہے کہ ریاست میسور میں اچھوت اداریوں کے ایک وفد کو دیوان میسور نے مطلع کیا کہ قانونی اور دیگر رکاوٹوں کی وجہ سے اچھوتوں کے مندروں میں داخلہ کے متعلق سرکاری اعلان جاری نہیں کیا جاسکتا۔

گورنمنٹ ہند نے ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں وائرلیس مشینوں کے مالکوں کو تنبیہ کی ہے کہ اگر ان کو وائرلیس مشین پر کوئی ایسی خبر موصول ہو جو عام پبلک کے لئے نہ ہو تو وہ اس کو کسی پر ظاہر نہ کریں۔ ورنہ ان کو وہی سزا دی جائیگی جو انڈین ٹیلی گراف کوڈ کے ماتحت ہر اس شخص کو دی جاتی ہے جو کسی سرکاری تار کے مضمون کو فاش کرتا ہے۔ گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ چونکہ وائرلیس مشین کا دائرہ عمل وسیع ہو گیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ معاملات میں رازداری سے کام لیا جائے اور مالک اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔

اخبار ڈیلی ہیرلڈ لنڈن نے لکھا ہے کہ حال ہی میں انگلستان میں تین عجیب و غریب واقعات ہوئے۔ ایک شخص نے اپنی بیوی اور دو بچوں کے تبادلہ میں ایک موٹر سائیکل لے لی۔ ایک اور شخص نے پانچ شلنگ ہفتہ پر اپنی بیوی ایک شخص کو کرایہ پر دے دی۔ اور تیسرا واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے چھ چھ ماہ کے لئے اپنی بیویاں بدل رکھی ہیں۔ مذہبی پابندیوں سے آزادی کے یہ شرمناک نتائج ہیں۔

حکومت جرمنی نے ۲ جون کو ایک نیا قانون پاس کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ ملک سے بیکاری دور ہو اس کے رو سے آئندہ عورتوں کو پبلک سروس میں نہ جانے دیا جائیگا۔ تاکہ وہ گھر کے کام کاج سنبھال سکیں۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ ملازمتیں جن پر وہ قبضہ کر چکی ہیں مردوں کے لئے خالی رہ جائیں۔ اس قانون کی چند دفعات یہ ہیں۔ ا۔ جن گھروں میں عورتیں ہی خانہ داری کا کام کریں گی۔ ان کے مردوں پر ٹیکس کم لگایا جائیگا۔ ب۔ گورنمنٹ ان لوگوں کو جو شادی کرتے وقت یہ اقرار بھی کریں کہ ان کی بیویاں گھر کے کام کاج کریں گی۔ اور ملازمتوں کی طرف نہیں جائیں گی۔ ایک ہزار مارکس (جرمن سکہ) بطور امداد دے گی۔ ج۔ غیر شادی شدہ مردوں اور عورتوں سے زیادہ ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

سری نگر سے ۳ جون کی سرکاری اطلاع ہے کہ شہر کی حالت تشویشناک ہے۔ چالیس فوجی سپاہی گشت کر رہے تھے۔ کہ لوگوں کے پتھر برسانے سے زخمی ہو گئے۔ گذشتہ رات ۹ بجے خالی فائر کئے گئے مگر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ رات کے ڈیڑھ بجے پھر فساد ہوا اور ملٹری کو فائر کرنے پڑے۔ کھاگر تار سنگھ اور مسٹر مہتہ آرمی منسٹروں کو شہر کا انچارج مقرر کر دیا گیا ہے اور ایک طرح کا نیم مارشل لا جاری کر دیا گیا ہے۔ مقررہ رقبہ میں بغیر اجازت نامہ کوئی نہیں جا سکتا سری نگر سے شائع ہونے والے تمام اخبارات حکماً بند کر دئے گئے ہیں۔

پونڈری ضلع کرنال کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف دیوانی مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ کہ یہاں کے مسلمانوں کو گائے ذبح کرنے کا حق نہیں۔ سینئر سب جج کرنال نے ۲ ار جون کو مسلمانوں کے حق میں فیصلہ صادر کر دیا اور لکھا۔ کہ پونڈری میں ۱۸۵۷ء سے بوچڑ خانہ موجود ہے۔ جس میں مسلمان گائے ذبح کرتے چلے آئے ہیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی